شمالی بہار میں آئے سیلاب سے قیامت کا منظر اخبارات ومشاہدات کی روشنی میں

کوسی کا تباہ کن سیلاب

اور

جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کی راحتی خدمات

رپورٹ

شاہ جہاں شاد

کنوینر ریلیف کمیٹی جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ

حسب ہدایت

حضرت مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

ناشر

جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ

مدھوبنی، سپول، بہار

نام کتاب	:	کوسی کا تباہ کن سیلاب اور جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کی راحتی خدمات
رپورٹ	:	شاہ جہاں شاد (کنوینر ریلیف کمیٹی جامعۃ القاسم)
حسب ہدایت	:	حضرت مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی صاحب بانی ومہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ
زیر اہتمام	:	مولانا محمد یوسف انور (سکریٹری امام قاسم اسلامک ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ انڈیا)
ناشر	:	جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ، مدھوبنی، سپول (بہار)
سن اشاعت	:	۲۰۰۹ء
کمپوزنگ	:	محمد ارشد عالم ندوی

ملنے کے پتے

مرکزی دفتر امام قاسم اسلامک ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ انڈیا

این ۔۹۳، سکنڈ فلور، سیلنگ کلب روڈ، لین نمبر۲، بٹلہ ہاؤس جامعہ نگر نئی دہلی ۔۲۵

جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ

مدھوبنی، وایا پرتاپ گنج، ضلع سپول بہار (الھند)

الحمد لله رب العلمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين خاتم النبيين سيدنا محمد، و على آله و صحبه و على من تبعهم بإحسان و دعا بدعوتهم إلى يوم الدين،قال الله عزوجل في القرآن الكريم "وما تقدموا لأنفسكم من خير تجدوه عند الله هو خيرا و أعظم أجرا".

أما بعد!

اگست 2008 کے تباہ کن سیلاب نے پورے شمالی بہار کا شیرازہ بکھیر دیا خاص طور سے کوسی کمشنری اور پورنیہ کمشنری میں جو جان و مال کا اتلاف ہوا ہے اس کی بھرپائی کئی سالوں تک مشکل ہے سپول،سہرسہ، مدھے پورہ، ارریہ کے سیکڑوں گاؤں تباہ و برباد ہوگئے بڑے گاؤں جہاں سیکڑوں کنبے آباد تھے جہاں انکی کھیتیاں تھیں، جانور تھے اپنی اپنی حیثیت کے مکانات تھے، لوگوں کی زندگیاں گزر رہی تھیں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یک لخت میں سب کچھ ختم ہوجائے گا لیکن کوسی ندی کا باندھ کیا ٹوٹا سیکڑوں گاؤں پر قیامت صغریٰ ٹوٹ پڑی گاؤں کے گاؤں بڑے بڑے گڑھوں میں تبدیل ہوگئے لاکھوں جانور کہاں بہہ گئے ان کا کچھ پتہ نہ چل سکا ہزاروں انسانی جانیں جس میں مردعورت اور بچے تھے پانی کی نذر ہوگئے، جو گاؤں بچ گئے وہاں کے لوگوں نے بڑی مشکل اور دشواریوں سے اپنی جانیں بچائیں۔ان کے لئے نہ تو کوئی سایہ تھا اور نہ ہی زندگی گزارنے کی کوئی چیز۔

ایسے نازک اور قیامت صغریٰ کے حالات میں کچھ لوگ اور کچھ تنظیمیں اللہ کے بندوں کی دادرسی کے لئے سامنے آئیں تنظیموں نے کرم فرمائی کرتے ہوئے انسانیت کا درد رکھنے والے صاحب استطاعت لوگوں سے امداد لے کر ان بے کس اور بے سہارا اور بدحال لوگوں میں تقسیم کیا۔

ان حالات میں جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ بھلا کیسے پیچھے رہتا چنانچہ ان ہنگامی حالات میں جبکہ مہتمم جامعہ سفر پہ تھے۔اراکین واساتذہ جامعہ نے اللہ کے سہارے جامعہ کے مخلصین اور معاونین کے تعاون سے اپنا کام شروع کیا اور جس طرح کی مدد کی جاسکتی تھی باضابطہ

ایک حکمت عملی طے کر کے بندگان خدا کی مدد کے لئے سامنے آئے۔حکمت عملی یہ طے کی گئی کہ سب سے پہلے ان لوگوں کو ان گاؤں سے باہر نکالا جائے اور ان کی جان بچانے کا نظم کیا جائے۔ چنانچہ جامعہ کے اراکین نے کشتیاں کرایہ پر لیں اور تمام کشتیوں پر باضابطہ جامعہ نے اپنے دو دو آدمیوں کو متعین کیا اور ان لوگوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر علاقہ کا دورہ کیا اور جہاں جہاں لوگ پانی میں پھنسے تھے ان کو نکالنے کی مہم چلائی گئی اور الحمدللہ اس میں بڑی کامیابی ملی اور بڑے پیمانے پر لوگوں کو اس آفت سے نکال کر خشک اور اونچے مقامات پر پہنچا کر ان کی جانوں کو بچانے کا نظم کیا اس میں جہاں اراکین جامعہ نے اپنی اپنی قربانیاں پیش کیں وہیں ان لوگوں کو فراموش نہیں کیا جاسکتا جو اس کے لئے مالی تعاون کرتے رہے۔

پھر جامعہ نے ایک دوسری مہم چلائی کہ ان لوگوں کے لئے سب سے پہلے سایہ کا نظم کیا جائے کیونکہ جو لوگ جن لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا اب ضروری تھا کہ ان کے سر چھپانے کا نظم کیا جائے کیونکہ اس دوران بارش بھی خوب ہو رہی تھیں، چنانچہ پلاسٹک اور ترپال کا نظم کیا گیا اور جگہ جگہ پلاسٹک اور ترپال لگا کر ان کے سر چھپانے کا نظم کیا تھا اور پھر ان ہنگامی حالات میں اراکین اور اساتذہ جامعہ نے ان کے خوردونوش اور ماہ رمضان میں سحر و افطار کا نظم کیا۔ یہ سلسلہ ہفتوں چلتا رہا پھر جہاں پہ مشکل تھا وہاں جامعہ کے اراکین نے بڑے پیمانے پر چوڑا، چاول، صابن، پینے کا پانی بیسلری، دودھ کے ڈبے بسکٹ کے پیکٹ، تیل وغیرہ تقسیم کئے جب جامعہ کی ٹیم ان اشیاء کی تقسیم کے لئے کیمپوں میں جاتی تھی تو ایسا لگتا تھا کہ لوگوں کو آب حیات مل رہا ہو اور لوگ ٹوٹ پڑتے تھے کئی کئی دنوں کی بھوکی عورتیں بچے جو بھوک کی تاب نہ لا سکتے تھے انہیں دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا تھا ہمارے پاس اتنے انتظام نہ تھے کہ ان کا تشفی بخش تعاون کیا جائے کیونکہ سب سے بڑی پریشانی وسائل کی تھی تاہم اللہ تعالیٰ کی نصرت اور صاحب خیر حضرات کی اعانت کی بدولت لوگوں نے ان بے کس اور پریشان حال لوگوں کی دادرسی کی۔خدا خدا کر کے سیلاب کا پانی کم ہوا اب ماحول میں پراگندگی کی وجہ بیماریاں پھیلنی شروع ہوئیں ان بیماریوں کا شکار زیادہ تر

بچے اور بوڑھے لوگ ہو رہے تھے ان حالات کو دیکھتے ہوئے اراکین جامعہ نے طبی کیمپ مختلف جگہوں پر لگایا جہاں کئی ڈاکٹر تعینات کیے گئے اور 24 گھنٹے علاج کے لئے دستیاب رہتے تھے جہاں لوگوں کو مفت دوائیں تقسیم کی گئیں۔ اس کے علاوہ جامعہ نے ایک ہیلپ لائن قائم کیا جس کے ذریعہ چند لوگوں کو اس کام پر لگایا گیا کہ وہ مختلف کیمپوں میں جا کر یہ دیکھیں کہ کس علاقہ کے لوگ کون سے علاقہ میں پھنسے ہوئے ہیں پھر اسکی اطلاع مرکزی ہیلپ لائن کو دی جاتی تھی اور وہاں سے تمام علاقوں میں یہ خبر دی جا رہی تھی کہ فلاں گاؤں کا فلاں آدمی فلاں علاقہ میں پھنسا ہوا ہے اور اسکی خبر اسکے لواحقین کو دیدی جاتی تھی کیونکہ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ تھا۔ ایک ہی کنبہ کے کئی لوگ الگ الگ علاقوں میں پھنسے ہوئے تھے جنکی تفصیلات جامعہ میں فراہم تھی۔

سیلاب کا پانی ختم ہونے کے بعد جب لوگ اپنے اپنے گاؤں کو لوٹ رہے تھے تو ہزاروں کنبے ایسے تھے جب وہ اپنے گاؤں کو پہنچے تو وہاں کچھ نہ تھا سوائے اسکے کہ اوپر آسمان اور نیچے ایسی زمین جس پر کھڑا ہونا بھی مشکل تھا اب وہ لوگ کہاں جاتے لوگوں کی نگاہ مختلف تنظیموں کی جانب تھی ایسے میں بہت سارے ادارے اور تنظیمیں کام کر رہی تھیں، چنانچہ جامعۃ القاسم بھی مختلف طرح کے فلاحی کاموں میں مصروف تھا، جامعہ نے اپنے معاونین اور اصحاب خیر سے رابطہ کر کے لوگوں کی ان پریشانیوں کو رکھا اور پھر اس پہ بھی کام شروع ہوا۔ چنانچہ لوگوں کے درمیان ترپال اور ٹین شیڈ تقسیم کیا گیا تا کہ لوگ عارضی طور پر اپنے سروں کو چھپا سکیں۔

إن الله لا يضيع أجر المحسنين.

محتاج دعا

مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

بانی ومہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ وسکریٹری جنرل امام قاسم اسلامک ایجوکیشنل ویلفیئر ٹرسٹ انڈیا

۲۸؍رجب المرجب ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۲؍جولائی ۲۰۰۹ء بروز بدھ

جامعۃ القاسم کی بیش بہا راحتی خدمات

سپول 12؍ستمبر (ایس این بی) گزشتہ دنوں نیپال کے کسہا میں کوسی کا پشتہ ٹوٹنے سے شمالی بہار کے سپول، مدھے پورہ، سہرسہ اور اررریہ میں برپا ہوئے قیامت خیز قہر نے زبردست تباہی مچائی ہے اور لاکھوں لوگوں کو بے گھر کر دیا ہے اور آج بھی لاکھوں لوگ مختلف شاہراہوں، باندھوں اور پناہ گزیں کیمپوں میں بے سروسامانی کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ اس قومی آفت کی گھڑی میں متاثرین کو ہر طرح کی انسانی امداد کی ضرورت ہے اور ایسے وقت میں ہر وہ انسان جو اپنے دل میں درد رکھتا ہے متاثرین کی مدد اور راحت کے لئے آگے آرہے ہیں۔ ادارہ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی سپول خود سیلاب کی زد میں رہ کر بھی راحت کاری میں پوری طرح مصروف ہے۔ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے راحت کیمپ کے سکریٹری شاہ جہاں شاد اور ادارہ ہذا کے استاذ مولانا ضیاء اللہ رحمانی نے روزنامہ راشٹریہ سہارا کو بتایا کہ ادارہ ہذا کے ذریعہ سپول ضلع کے سیلاب متاثرین کے درمیان بانس چوک پرتاپ گنج، این ایچ 57، 22 آرڈی، راگھوپور ہائی اسکول، سمراہی بازار ہائی اسکول، گنپت گنج ہائی اسکول، گنپت گنج مڈل اسکول، ہولاس، گدی اور دیگر مقامات پر پناہ لئے سیلاب متاثرین کے درمیان بڑی تعداد میں امدادی رسد چورا، موڑہی، دال موٹ، شکر، بسکٹ، صابن، موم بتی، ماچس، ستو، کھجور، چنا چاول و دیگر ضروری اشیا تقسیم کئے جارہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ادارہ ہذا کے ذریعہ فاربس گنج میں راحت کیمپ بھی لگایا گیا ہے۔ جس میں ڈرائی فوڈ، بچوں کے لئے دودھ و بسکٹ کے علاوہ طبی سہولیات بھی مفت فراہم کرائی جارہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ ادارہ کی جانب سے راحت کاری کا کام تب تک چلتا رہے گا جب تک کہ لوگ اپنے گھروں کو لوٹ نہیں جاتے۔ مسٹر شاد نے کہا کہ حکومت کے ذریعہ اب تک ٹھیک طریقے سے راحت کام نہیں ہوسکا۔ (روزنامہ راشٹریہ سہارا پٹنہ)

جان بچانے کیلئے جان کو خطرے میں ڈالنا ہوگا

سیلاب کی تباہی کا اندازہ تصور سے باہر: امارت شرعیہ

سہرسہ، 31/اگست (ایس این بی) سیلاب نے مدھے پورہ اور سپول ضلع میں جو تباہی مچائی ہے اس کا اندازہ نہ تو ہیلی کاپٹر سے لگایا جاسکتا ہے اور نہ ہی نیشنل ہائی وے کے دونوں کنارے خیمہ زن لوگوں کو دیکھ کر بلکہ ان کے حال کو سننے کے لئے اپنی جام کو خطرے میں ڈال کر دور دراز دیہاتوں میں جانا ہوگا۔ واقعہ یہ ہے کہ وہاں تک کوئی نہیں پہنچتا ہے۔ امارت شرعیہ کے کارکنان ان گاؤں تک پہنچ کر ریلیف کا کام جنگی پیمانے پر کررہے ہیں۔ ریلیف ٹیم کے ارکان نے بتایا کہ سپول میں بیر پور تلک، بلوا بازار، مدھوبنی، جیوچپور، چھاتا پور بلاک، پرتاپ گنج بلاک، للت گرام، سرسر، تربنی گنج وغیرہ اور خود مدھے پورہ اور سہرسہ میں سور بازار، سون برساراج وغیرہ میں سیلاب نے زبردست تباہی پھیلائی ہے۔ یہ لوگ زندگی کے لئے جدوجہد کررہے ہیں۔ اب تک ہزاروں افراد موت کا نوالہ بن چکے ہیں۔

مولانا سید نظام الدین امیر شریعت بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ اور ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی کے حکم سے امارت شرعیہ کی ریلیف ٹیم مفتی سعید الرحمٰن قاسمی، نائب مفتی امارت شرعیہ کی قیادت میں سہرسہ، سپول اور مدھے پورہ میں سرگرم عمل ہے۔ امارت شرعیہ کا مرکزی ریلیف کیمپ، دارالقضا امارت شرعیہ مصطفےٰ نگر سہرسہ میں لگایا گیا ہے اور ذیلی ریلیف کیمپ مدھے پورہ مدرسہ اسلامیہ، مدرسہ محمدیہ سپول اور تروینی گنج میں لگایا گیا ہے۔ دوسری جگہوں پر بھی جلد ہی مزید ذیلی ریلیف لگائے جائنگے۔ ریلیف ٹیم کے نگراں مفتی سعید الرحمٰن قاسمی نے لوگوں سے دل کھول کر مدد کرنے کی اپیل کی ہے۔ تاکہ مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کی جاسکے۔ امارت شرعیہ کی ریلیف ٹیم سیلاب متاثرین کے درمیان پوری تن دہی سے راحت رسانی کے کاموں میں مصروف ہے۔ ریلیف ٹیم میں مولانا ابوالکلام، مولانا مرغوب عالم رحمانی، مولانا سعود اللہ، مولانا ظہیر، مولانا علاء الدین، مولانا عبدالقادر، مولانا شعیب عالم، مولانا محمد رشید اور مولانا یوسف

وغیرہ شامل ہیں۔ جو خدمت کے جذبے سے سرشار ہوکر گاؤں گاؤں تک پہنچ کر سیلاب متاثرین کے درمیان ریلیف کا کام کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ (روزنامہ راشٹریہ سہارا پٹنہ)

جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے زیر اہتمام ریلیف تقسیم

سپول 11/ستمبر (پریس ریلیز) سیلاب زدہ علاقے میں جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی کے زیر اہتمام ریلیف کیمپ قائم کرکے لوگوں کے بیچ سامان تقسیم کئے گئے ریلیف کمیٹی کے سکریٹری محمد شاہ جہاں شاد نے بتایا کہ ابھی لوگ پھنسے ہوئے ہیں سرکار کی جانب سے سست رفتاری سے کام کیا جارہا ہے۔ راحت کا سامان۔ بانس چوک، این ایچ سنتاون، بائیس راگھوپور ہائی اسکول، اسکول ہولاس اسکول، گدی پرائمری اسکول، گنپت گنج ہائی اسکول اور مڈل اسکول کے کم سے کم تین ہزار افراد سیلاب زدگان کے درمیان چوڑا مڑھی، ڈال موٹ، گڑ، چینی، بسکٹ، صابن، ماچس، ستو، کھجور، کپڑے تقسیم کئے گئے ہیں اور کچھ لوگوں کو مالی مدد بھی دی گئی ہے۔ جامعۃ القاسم کے ذریعہ فاربس گنج میں اسٹیشن کے گراونڈ میں ریلیف کیمپ قائم کیا ہے جس میں ہیلپ لائن کے ساتھ ساتھ مفت دوا بسکیٹ بچوں کو دودھ اور ناشتہ روزہ داروں کے سحر، افطار وطعام کا معقول انتظام ہے۔

کشتی کے ذریعہ کئی علاقے کا دورہ بھی کیا گیا ہے۔ انسانی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے والوں میں جامعۃ القاسم کے موقر استاذ مولانا ضیاء اللہ ضیاء رحمانی، ریلیف کمیٹی کے رکن شمیم اختر، آفتاب عالم، منوج گپتا، محمد عباس، عبدالمتین اور معین الدین ساتھ کام کررہے ہیں۔ (روزنامہ قومی تنظیم پٹنہ)

جامعۃ القاسم کے راحت کاروں نے پندرہ سو زندگیاں بچائیں

فاربس گنج 2/ستمبر (پریس ریلیز) سیلاب کی تباہ کاریوں نے عام زندگی مفلوج کردی ہے۔ ہر طرف افراتفری مچی ہوئی ہے ہر کوئی اپنوں کی تلاش میں ہے۔ زندگی بچانے کی فکر ہر کسی کو

لاحق ہے۔ ایسے میں سپول اور ارریہ ضلع کی کئی تنظیمیں راحت کاری میں مصروف ہیں۔ جو لوگ اپنا سب کچھ کھو بیٹھے ہیں ان کی راحت کاری کے لئے کافی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ تمام لوگوں کو بلکہ پورے ملک کو بھرپور تعاون دینے کے لئے آگے آنا ہوگا۔ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی سپول کے بانی مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے علاقہ کے لوگوں کو راحت پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کررہے ہیں۔ جامعۃ القاسم کی جانب سے سماجی کارکن شاہجہاں شاد کمان سنبھالے ہوئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اب تک 1500 افراد کو کشتیوں کے ذریعہ بچایا ہے اور انہیں محفوظ مقامات پر پہنچادیا جائے گا۔ انہوں نے صحافیوں کو بتایا کہ جامعۃ القاسم کے طرف سے راحت کیمپ کھولے گئے ہیں جن میں ڈاکٹر 24 گھنٹہ موجود رہتے ہیں اور دوائیاں مفت دی جاتی ہے۔ کیمپ فاربس گنج اسٹیشن پر لگایا گیا ہے۔ جس میں دوائیوں کے علاوہ خوردنی اشیاء، بچوں کو بسکٹ اور دودھ کا انتظام بھی ہے جہاں سے بہت سارے لوگ فیضیاب ہورہے ہیں۔ نرپت گنج میں بھی متاثرین کے درمیان چوڑا، موڑھی، چنا، پیاز نمک موم بتی، ماچس اور دیگر سامانوں کے دس ہزار پیکٹ تقسیم کئے گئے ہیں ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ پناہ گزینوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ شاہجہاں شاد نے بتایا کہ انہیں ٹھہرانے کا نظم کیا جارہا ہے۔ مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے کہا کہ خدا جس سے چاہے نیکی کے کام کرالیتا ہے۔ رمضان المبارک کی بابرکت مہینے میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام قوم وملت کے لوگوں کو اس آفت ناگہانی سے نجات دلائے اور جہاں تک ممکن ہو ان مصیبت زدگان کی مدد کو آگے آئیں۔ ہماری کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو راحت پہنچائی جائے اور آپ تمام لوگوں کا تعاون ہمارے ساتھ ہو۔ (روزنامہ قومی تنظیم پٹنہ)

جامعۃ القاسم میں پھنسے لوگوں کو لے کر کشتیاں روانہ

بھاگلپور، 2 /ستمبر (ایس این بی) روزنامہ راشٹریہ سہارا کے نمائندہ کی لگاتار موبائل سے مختلف لوگوں سے رابطہ واخبار میں چھپی خبروں کے بعد آج تباہ کن سیلاب کے 15 ویں روز سپول ضلع

کے چھاتا پور بلاک کے تحت مدھوبنی گاؤں میں پھنسے لوگوں کو نکالنے کے لئے دو کشتیاں پہنچی اور وہاں جامعۃ القاسم میں پھنسے لوگوں میں سے کچھ لوگوں کو لے کر راگھوپور کے لئے روانہ ہوئی ہے۔ مفتی عقیل انور مظاہری صاحب ناظم تعلیمات جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ نے موبائل پر اس نمائندہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اطلاع دی کہ میں راگھوپور پہنچ کر وہاں سے سہرسہ کے لئے روانہ ہوجاؤں گا اور وہاں سے انشاء اللہ بھاگلپور آؤں گا۔ دونوں کشتیوں پر تقریباً 35 لوگوں کو نکالنے کا امکان ہے۔ اس کے بعد بھی کثیر تعداد میں وہاں لوگ پھنسے ہوئے ہیں۔ جامعۃ القاسم کے غریب طلباء کی خوراک ہونے کی وجہ سے 15 دنوں تک وہاں پھنسے لوگوں کو کھچڑی کھلایا گیا۔ (روزنامہ راشٹریہ سہارا پٹنہ)

سیلاب کی صورتحال مزید سنگین

پٹنہ، 25 /اگست (ایس این بی) بہار میں سیلاب سے سب سے زیادہ متاثر سپول، مدھے پورہ اور ارریہ ہے ان اضلاع میں صورتحال مزید سنگین ہوگئی ہے اور ریاست میں سیلاب سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 26 ہوگئی ہے۔ وہیں فوج کے جوان ہیلی کاپٹروں کے توسط سے متاثرین کے درمیان راحت اور بچاؤ کے کاموں میں سرگرم ہیں۔ مدھے پورہ سے یہاں موصولہ رپورٹ کے مطابق کوسی ندی کے سطح آب میں لگاتار اضافہ کے سبب ضلع کے 13 میں سے 11 بلاک سیلاب کی زد میں آگئے ہیں۔ ضلع میں مدھے پورہ صدر، گوالپاڑہ، کمارکھنڈ، شنکرپور، مرلی گنج، اودا، کشن گنج، بہاری گنج، عالمنگر چوسا، پوربنی، سنگھیشور بلاک کی تقریباً پندرہ لاکھ کی آبادی سیلاب سے متاثر ہوئی ہے۔ سیلاب کے سبب ہزاروں ایکڑ میں لگی فصلیں تباہ ہوگئیں ہیں۔ رپورٹ کے مطابق مقامی انتظامیہ نے متاثرین کے لئے پورے ضلع میں 30 راحت کیمپ کھولے ہیں۔ جہاں متاثرین کو کھانے کے ساتھ دیگر ضروری سامان مہیا کرائے جارہے ہیں۔ اس کے علاوہ پانی سے گھرے لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچانے کے لئے 28 کشتیاں بھی لگائی گئی ہیں۔ ہیلی کاپٹروں کی مدد سے سیلاب زدہ علاقوں میں روزانہ خوراک کے پیکٹ گرائے جارہے

ہیں۔رپورٹ کے مطابق سہرسہ اور مدھے پورہ کو چھوڑ کر سبھی شاہراہوں پر آمدورفت متاثر ہے۔ قومی شاہراہ 106 اور 107 پر کئی مقامات پر پانی آجانے کے سبب آمدورفت ٹھپ ہوکر رہ گئی ہے۔صورتحال کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے مقامی انتظامیہ نے سبھی تعلیمی ادارہ کو غیر معینہ مدت کے لئے بند رکھنے کی ہدایت دی ہے۔اسپیشل ڈی ایم اے کے چودھری مسلسل حالات پر نظر رکھ رہے ہیں۔ارریہ سے موصولہ رپورٹ کے مطابق کوسی ندی میں طغیانی سے ضلع کے بھرگاما، نرپت گنج اور رانی گنج بلاک کے قریب 80 گاؤں متاثر ہیں اور سیلاب کا پانی لگاتار نئے علاقوں میں پھیل رہا ہے۔سیلاب کے سبب ہزاروں ایکڑ میں لگی لاکھوں روپے مالیت کی فصلیں تباہ ہوگئیں ہیں اور لوگ بلند مقامات پر منتقل ہورہے ہیں ریاست گمنا کے وزیر تیشن مشرا خود ارریہ میں کیمپ کر کے راحت اور بچاؤ کام کی نگرانی کررہے ہیں۔اس بیچ لاپرواہی کے الزام میں ضلع انتظامیہ نے نرپت گنج کے بی ڈی او اشوک تیواری کو معطل کردیا ہے۔سکٹی کے بی ڈی یو اور راکیش رنجن کو نرپت گنج کی اضافی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔رپورٹ کے مطابق بھرگاما بلاک کے سیپر بنی، شنکر پور، جے نگر، شیخ پورہ سمیت کئی پنچایتوں میں سیلاب کا پانی داخل ہوگیا ہے۔فوج اور سرحدی فورس کے جوان متاثرین کے درمیان راحت کاری میں سرگرم ہیں۔متاثرین کی امداد کے لئے بھرگاما میں پانچ اور نرپت گنج میں دو راحت مرکز قائم کئے گئے ہیں۔جہاں سے متاثرین کو خوراک اور ضروری سامانوں کی سپلائی کی جارہی ہے۔سیلاب سے اب تک کشتی حادثہ اور دیگر حادثات میں بھاگلپور میں 6، مدھے پورہ میں 10، پورنیہ میں 3، مغربی چمپارن کے بگہا میں 4 اور سمتی پور میں 3 افراد کی موت ہوچکی ہے۔(روزنامہ راشٹریہ سہارا پٹنہ)

جامعۃ القاسم کے راحتی وفد کا دورہ

فاربس گنج، 15 رستمبر (ایس این بی) جامعۃ القاسم کے ریلیف کیمپ کے سکریٹری شاہجہاں شاد نے پریس کو بتایا کہ اب بھی کچھ گاؤں ایسے ہیں جہاں راحت نہیں پہنچ پائی۔انہوں

نے کہا کہ جب ہم لوگ بیلا بسمتیا، ببوان، چلملیا وغیرہ گاؤں میں پہنچے تو پتہ چلا کہ لوگ اب بھی پانی میں گھرے ہوئے ہیں اور یہاں سے نکلنے کی کوشش میں لگے ہیں۔بہت سے لوگوں کی حالت غیر ہوچکی تھی۔ان لوگوں نے بتایا کہ اب تک سرکاری یا کوئی بھی تنظیم یہاں نہیں پہنچ سکی ہے۔ کیونکہ پانی کی وجہ سے یہاں پہنچنا دشوار تھا۔آپ لوگ پہلی بار یہاں آئے ہیں۔ہم لوگوں نے جو کچھ راحت کا سامان اپنے ساتھ لے گئے تھے متاثرین میں تقسیم کردیا۔مزید سامان جلد پہنچانے کی کوشش میں لگے ہیں۔شاہجہاں شاد نے بتایا کہ جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی کی راحت کاری سے بہت سے لوگوں کی جان بچائی جاسکی ہے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ فاربس گنج کیمپ میں دوائیاں مفت دی جاتی ہے اور ڈاکٹر ہر وقت موجود رہتے ہیں۔جس کی وجہ سے دوسرے کیمپ کے لوگ بھی یہاں آکر اپنا علاج کرارہے ہیں۔اب تک جامعۃ القاسم کی طرف سے 11 لاکھ روپیہ خرچ کئے جاچکے ہیں۔اور یہ سلسلہ جاری ہے۔راحت کاری ٹیم میں شاہجہاں شاد کے علاوہ آفتاب عالم ڈاکٹر شمس جمال، ڈاکٹر علی حسن، ڈاکٹر الیاس مصور، ماسٹر مرشد عالم، سوریہ نرائن بھگت کے علاوہ رمیش سنگھ بھی شامل ہیں جو دن رات راحت کاری میں لگے ہیں۔(روزنامہ راشٹریہ سہارا پٹنہ)

نیپال نے مزید پانی چھوڑا، پورے سیمانچل میں افراتفری

نئے علاقے سیلاب کی زد میں، راحتی کام جنگی پیمانے پر، جے بی سی پشتہ ٹوٹا تو پورنیہ کو خطرہ

پٹنہ رپورنیہ رکٹیہار، 31 راگست (ایس این بی) پورنیہ کے بن منکھی بلاک میں واقع جے بی سی پشتہ ٹوٹنے کے اندیشے سے بن منکھی سمیت دھم داہا سب ڈویزن اور پورنیہ کے مغربی حصے میں افراتفری کا ماحول ہے۔پورنیہ کے نئے علاقے میں پانی پھیلنے سے بڑے پیمانے پر تباہی ہورہی ہے۔اس دوران نیپال کے ذریعہ 2.5 لاکھ کیوسک پانی چھوڑے جانے سے پورنیہ شہر سمیت پورے سیمانچل میں افراتفری کا ماحول ہے۔وہیں پورنیہ شہر کے لوگوں نے سنیچر کی شب

جاگ کر گزاری۔ وہ اپنے پڑوسیوں سمیت آس پاس کے علاقوں سے فون پر رابطہ قائم کر کے سیلاب کی جانکاری اور اپنے رشتہ داروں کی خیریت جانتے رہے۔ سمری بختیار پور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق سب ڈویزن کے سمری بختیار پور اور بنما اٹہری بلاک سیلاب سے متاثر ہو گئے ہیں۔ اب تک سب ڈویزن میں 9 پنچایتوں کی 65 ہزار آبادی سیلاب کی زد میں ہے اور آمدورفت کے لئے 23 کشتیوں کا نظم کیا گیا ہے۔ ان بلاکوں کے کئی علاقوں کا سڑک رابطہ بلاک اور سب ڈویزن ہیڈ کوارٹر سے منقطع ہو گیا ہے اور کئی اہم شاہراہوں پر پانی اوپر سے بہہ رہا ہے جس کے سبب کئی علاقے کے لوگوں میں کسی انہونی کا اندیشہ ہے۔ سیلاب متاثرہ علاقے کے آس پاس کے لوگ رات میں کر پہرا دے رہے ہیں۔ اب تک سمری بلاک کے تریاما پنچایت کے ترکی لگھیاٹول، چکا، تریاما پوربی، شاہ ٹولی، لگھاں اور بھٹونی پنچایت کے ٹینگراہا، تلسیاہی، چھونگی، بوردا، بھگوان پورٹولہ، بھٹونی، بھٹ پورہ، نین پور، حمید پور وغیرہ پوری طرح سیلاب سے متاثر ہیں۔ ان گاؤں کا بلاک ہیڈ کوارٹر سے رابطہ منقطع ہے۔

ریلوے کے وزیر لالو پرسا اور آبی وسائل کے مرکزی وزیر مملکت جے پرکاش نرائن یادو اور آرجے ڈی کے قومی ترجمان شیام رجک نے سہرسہ کے سیلاب زدہ علاقوں کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر ریلوے کے وزیر نے سیلاب متاثرین کو کسی بھی ٹرین سے مفت سفر کرنے کی چھوٹ دینے کا اعلان بھی کیا۔

شمالی مشرقی سرحدی ریلوے کے کٹیہار ریل ڈویزن نے سیلاب متاثرہ علاقوں میں پھنسے لوگوں کو محفوظ مقامات تک پہنچانے کے لئے لگاتار 2 دنوں سے فاربس گنج، ارریہ، پورنیہ سے ہو کر جوگبنی، نیپال سرحد، سے کٹیہار کے درمیان ایک خصوصی ریلیف ٹرین چلا رہی ہے۔ کٹیہار میں ریلوے کے سینئر ڈویزنل منیجر آر کے سنگھ نے آج یہاں بتایا کہ اس خصوصی ریلیف ٹرین سے سیلاب متاثرہ ہزاروں لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ آج سے کٹیہار اور پٹنہ کے درمیان ایک دیگر خصوصی ریلیف ٹرین بھی چلائی جائے گی۔ مسٹر سنگھ نے بتایا

کہ متاثرین کو طبی سہولت مہیا کرانے کے مقصد سے ڈویزن سے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم کو ضروری دواؤں کے ساتھ متاثرہ علاقوں میں بھیجا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ڈویزن کے تحت بتھنا ہا ریلوے اسٹیشن پر ایک میگا راحت کیمپ کھولا گیا ہے جہاں بڑی تعداد میں متاثرین پناہ لئے ہوئے ہیں۔ کیمپ کے توسط سے لوگوں کو مفت کھانا، پانی اور طبی سہولت مہیا کرائی جا رہی ہے۔

ادھر راشٹر وادی کانگریس پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری اور ایم پی طارق انور نے کوسی حلقہ میں آئے تباہ کن سیلاب کے دوران حکومت بہار کی جانب سے چلائی جا رہی راحت کاری پر بے اطمینانی کا اظہار کرتے ہوئے اس میں تیزی لانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ مسٹر انور نے کل دیر شام نامہ نگاروں سے بات چیت میں کہا کہ حالانکہ مرکزی حکومت نے بہار کو موجودہ آفت سے نمٹنے کے لئے مناسب رقم اور اناج مہیا کرا دی ہے لیکن اسے متاثرین تک پہنچانے کی ذمہ داری ریاستی حکومت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوسی حلقہ کی مدھے پورہ، سپول، پورنیہ، ارریہ سمیت کئی دیگر ضلعوں میں تباہ کن سیلاب میں لاکھوں افراد اب بھی پھنسے ہوئے ہیں اور انہیں راحتی اشیا مہیا کرانے اور محفوظ مقامات تک پہنچانے کی بھی ذمہ داری ریاستی حکومت کی ہے۔ این سی پی کے قومی جنرل سکریٹری نے کہا کہ راحت اور بچاؤ کے کام میں سرگرم مختلف سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں کو مزید چست و درست بنانا ہوگا تبھی متاثرین کو محفوظ مقامات تک لایا جا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ کٹیہار ضلع کے منیہاری، امداباد، کدوا، پران پور، برازی اور مانساری بلاکوں کے سیلاب متاثرہ علاقوں میں قریب دو ہفتہ گزر جانے کے بعد بھی پھنسے ہوئے لوگوں کو مقامی انتظامیہ کے ذریعہ راحتی اشیا مہیا نہیں کرائی گئی۔ انہوں نے اس سمت میں بلا تاخیر کارروائی کرنے کی ریاستی حکومت سے درخواست کی۔ (روزنامہ راشٹریہ سہارا پٹنہ)

جامعۃ القاسم، امارت شرعیہ، جماعت اسلامی، ملی فاؤنڈیشن
تنظیم علماء بہار کی راحت کاری جاری

پورنیہ 29/اگست (ایس این بی) ابوالحسن علی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ نے سیلاب

متاثرین کی راحت کے لئے آج پانچ لاکھ روپے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔آج ٹرسٹ کی ایک میٹنگ مولانا کبیرالدین فاران مظاہری کی صدارت میں ہوئی۔جس میں یہ فیصلہ لیا گیا۔ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری مولانا ارشد کبیر خاقان نے بتایا کہ یہ رقم بلا اختلاف مذہب وملت سبھی مصیبت زدہ کی راحت کے لئے خرچ کی جائے گی۔مولانا کبیرالدین فاران جو تنظیم فلاح ملت پورنیہ کمشنری کے صدر بھی ہیں انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ تنظیم کی طرف سے ڈیڑھ لاکھ روپے مالیت کا سامان تقسیم کئے جائیں گے۔انہوں نے کہا کہ انسانوں کے جان ومال کی حفاظت اوراس کے لئے تعاون اہم فریضہ ہے۔ایک حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام میں لگا ہوا اللہ تعالیٰ اس کے کام میں لگ جاتے ہیں۔جو شخص کسی کی بے چینی دور کرے اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اس کی بے چینیوں کو دور کرے گا۔دوسری طرف مولانا سہراب ندوی اور قاضی نذیر کی قیادت میں امارت شرعیہ کا ریلیف وفد، الحاج نیر الزماں کی رہنمائی میں جماعت اسلامی ہند، ارشد انور کی سربراہی میں ملی فاؤنڈیشن اور شاہجہاں شاد کی نگرانی میں جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ، مولانا اظہار قاسمی کے ماتحت ریلیف ٹیم راحت کاری میں لگی ہوئی ہیں۔ان لوگوں نے بتایا کہ چونکہ تباہی حد سے زیادہ ہوئی ہے اس لئے جتنی بھی راحت کاری کی جائے کم ہے۔مصیبت کی اس گھڑی میں ہر فرد کو اپنی صلاحیت اور استطاعت کے مطابق تعاون کرنا چاہئے۔ویسے فی الوقت ارریہ، سپول، مدھے پورہ کے دیہی علاقوں میں ہزاروں لوگ اب بھی پھنسے ہوئے ہیں۔ان کی جان بچانا سب سے پہلی ترجیح ہے۔اس کے لئے زیادہ تعداد میں کشتی اور موٹر بوٹ کی ضرورت ہے۔(روزنامہ راشٹریہ سہارا پٹنہ)

جامعۃ القاسم کی طرف سے امداد جاری

میڈیکل کیمپ میں 24 گھنٹے ڈاکٹر موجود

فاربس گنج، 7 ستمبر (ایس این بی) جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی کی جانب سے راحت کاری کا کام مصیبت زدگان کے لئے ہنوز جاری ہے۔گذشتہ 15 دنوں سے جامعۃ

القاسم سے منسلک ارکان راحت کاری کے کاموں میں دن رات لگے ہیں۔پانی کم ہونے پر گذشتہ دن موٹر سائیکل کے ذریعہ 15 موٹر سائیکل پر راحت کاری کا سامان لے کر نرپت گنج و آس پاس کے علاقوں میں چوڑا، موڑھی، چاول ماچس، موم بتی، نمک بسکٹ وغیرہ تقسیم کی گئی۔اس ٹیم کی قیادت کر رہے راحت کیمپ کے سکریٹری شاہجہاں شاد نے بتایا کہ فاربس گنج اسٹیشن پر ابھی بھی میڈیکل کیمپ جامعۃ القاسم کی طرف سے قائم ہے جہاں 24 گھنٹے ڈاکٹر کی موجودگی کے علاوہ دوائیاں بھی مفت دی جاتی ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ مختلف کیمپوں میں رہ رہے لوگوں تک بھی راحت کا سامان پہنچایا جارہا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی کی ہدایت پر جامعۃ القاسم کے ارکان اس کار خیر میں لگے ہیں۔اس نیک کام میں سوریہ نارائن بھگت، رمیش سنگھ، آفتاب عالم، محمد حسنین، ماسٹر مرشد عالم، ڈاکٹر شمس جمال حیدر، ڈاکٹر تجمل حسین، ڈاکٹر الیاس منصور، ڈاکٹر رمیش، ڈاکٹر ذیشان انصری نے خصوصی تعاون کیا ہے اور ہنوز سبھی ارکان راحت کاری کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔(روزنامہ راشٹریہ سہارا پٹنہ)

پناہ گزینوں کو راحت ایک بڑی ذمہ داری: مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

جامعۃ القاسم لگاتار 10 دنوں سے راحت کاری میں سرگرم

فاربس گنج، 2 ستمبر (ایس این بی)

سیلاب کی تباہ کاریوں نے لوگوں کے دل دہلا دیئے ہیں ہر طرف چیخ وپکار سنائی دے رہی ہے لوگ اپنوں کی تلاش میں ادھر ادھر بھٹک رہے ہیں۔کسی طرح زندگی بچالی جائے۔سبھی یہی سوچ رہے ہیں۔ایسے حالات میں کئی سماجی تنظیمیں سرگرم دکھائی دے رہی ہیں۔ان میں ایک نام جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ مدھوبنی سپول کا ہے جس کے بانی ومہتمم مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے آفت ناگہانی کی اطلاع ملتے ہی فوراً مدرسہ میں ہدایت دی کہ فوری طور پر راحت کا کام شروع کردیا جائے۔انہوں نے بتایا کہ مدرسہ میں ہزاروں لوگ پناہ گزیں ہیں۔چونکہ مدرسہ میں کافی

رسد موجود ہے جو پناہ گزینوں میں تقسیم کی جارہی ہے۔دوسری جانب شاہ جہاں شاد سماجی کارکن اپنے کارکنوں کے ساتھ جامعہ القاسم کی جانب سے راحت کاری میں مصروف ہیں۔فاربس گنج ریلوے اسٹیشن پر میڈیکل کیمپ کھول دیئے گئے ہیں۔ جہاں سے مصیبت زدگان بیمار افراد 24 گھنٹہ مفت خدمت دی جارہی ہے ایک ڈاکٹر اور تین مدگار ہر وقت موجود رہتے ہیں جو مریضوں کی دیکھ ریکھ اور مفت دوائیاں دے رہے ہیں۔اس کے ساتھ ہی بچوں کو بسکٹ اور دودھ وغیرہ کا انتظام کیمپ سے کیا جارہا ہے۔شاہجہاں شاد نے بتایا کہ ان کی ٹیم نے پانی میں پھنسے تقریباً 500افراد اپنی کشتیوں سے محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا۔ساتھ ہی نرپت گنج کے کیمپ سے لوگوں میں چوڑا،موڑھی،دال،چاول،ماچس نمک تیل پیاز ودیگر ضروری سامان تقسیم کئے گئے اس کے علاوہ بھوکے لوگوں کو کھچڑی بنا کر کھلانے کا سلسلہ جاری ہے جو لوگ سیلاب زدہ علاقوں سے نکل کر آرہے ہیں انہیں ٹھہرانے کا نظم کیا جارہا ہے۔مولانا مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی نے کہا کہ خدا جس سے چاہے نیکی کے کام کرالیتا ہے۔

کوسی اور سیمانچل میں سیلاب سے قیامت کا منظر:نتیش کمار وزیر اعلیٰ بہار

سپول/پورنیہ،25اگست سماج نیوز سروس:کوسی اور سیمانچل میں سیلاب کے ہولناک حالت دیکھ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی زبان سے بے ساختہ نکل پڑا کہ باڑھ نہیں یہ قیامت ہے۔انہوں نے کہا کہ سیلاب میں پھنسنے دس لاکھ اشخاص کو باہر نکالنا انکی پہلی فوقیت ہے۔متاثرہ لوگوں کے درمیان راحت کا کام تین ماہ لگاتار جاری رکھا جائے گا۔گزشتہ روز سیلاب متاثرہ سپول،مدھے پورہ،اررریہ اور پورنیہ کا جائزہ لینے کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نیپال میں باندھ کا ٹوٹنا ایک بڑا مسئلہ ہے اور اسے فوراً ٹھیک کیا جاسکتا ہے۔اس سلسلے میں وہاں کے افسران سے رابطہ قائم ہے اور اس ضمن میں فلائی کام جلد بنانے کی ہدایت دے دی ہے۔(روزنامہ ہمارا سماج نئی دہلی)

19/ستمبر 2008 جمعہ

سیلاب زدگان کی مدد کیجئے

شمالی بہار میں تباہ کن سیلاب نے ہزاروں انسانوں کو نگل لیا،50لاکھ لوگ بے گھر ہوگئے اور تین کروڑ سے زائد افراد اس سے متاثر ہوئے ہیں جب کہ 0 لاکھ سے زائد مویشیوں ی ہلاکت ہوگئی ہے اور لاکھوں ایکڑ زمین کی فصلیں برباد ہوگئی ہیں۔اندازہ یہ ہے کہ اس علاقے کے لوگ 50 سال کے لیے اقتصادی طور پر پیچھے ہوگئے،صورتحال یہ ہے کہ لاکھوں لوگ اس وقت مختلف کیمپوں اور ریلوے اسٹیشنوں یا اونچی جگہوں پر زندگی گذار رہے ہیں۔کیمپوں میں رہ رہے ہیں بے گھر لوگوں کی داد رسی کے لیے رضا کار تنظیمیں کام کررہی ہیں اور اندازہ ہے کہ راحت کاری کا یہ کام ابھی مہینوں جاری رکھنا ہوگا۔

جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ،مدھوبنی پرتاپ گنج،ضلع سپول اسی علاقے میں واقع ہے جہاں سیلاب کی قہر سامانی سب سے زیادہ ہوئی،چنانچہ جامعۃ القاسم کے اساتذہ وکارکنان اول روز سے ہی لوگوں کو محفوظ مقام پر پہنچانے اور متاثرین کی ریلیف وبازآبادکاری میں مصروف وسرگرم ہے۔اب تک متاثرین کے درمیان درج ذیل اشیاء تقسیم کی جاچکی ہیں،ریلیف وبازآبادکاری کے کام کی ابھی کافی ضرورت ہے لہذا اہل خیر حضرات سے درخواست ہے کہ ریلیف فنڈ میں مالی تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

چوڑا	200 کوئنٹل	موڑھی	25 کوئنٹل
چاول	200 کوئنٹل	چنا	75 کوئنٹل
موم بتی وماچس	20ہزار عدد	دودھ	10ہزار
دوائی	1لاکھ روپے	پلاسٹک	2لاکھ روپے
کپڑے	50ہزار روپے	سحر وافطار	3لاکھ روپے
برتن	1000ہزار خاندان	بوٹ/کشتی کرایہ	60ہزار روپے
صابن	50ہزار روپے	نقد	1لاکھ روپے

تقریباً 25لاکھ روپے ریلیف وراحت کاری میں خرچ کئے جاچکے ہیں۔

E-mail: jamiatulqasim@yahoo.com
www.jamiatulqasim.com
الداعی: مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی (بانی ومہتمم)

Relief fund Jamiatul Qasim Darul Uloom-il-Islamia

At & Po. Madhubani, G.P.O. Pratap Ganj, Distt: Supaul- 852125 (Bihar)
Relief Camp: 09852704299, 09430277116,
Delhi Office: N-93, Sailing Club Road, Batla House, Jamai Nagar
New Delhi - 25, Ph: 9718139749, 011-26981876, Fax: 26982907
For Cheque & D/D: Jamiatul Qasim Darul Uloom-il-Islamia A/c 11786910219 (SBI)

روزنامہ راشٹریہ سہارا پٹنہ

دردمندانہ اپیل

الحمد للّٰہ حمداً کثیراً اما بعد!

آج اسلام مخالف قوتوں کے سامنے علماء اور مدارس ایک چیلنج بن کر کھڑے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ جب تک یہ بوریہ نشیں علماء اور بے سروساماں مدارس زندہ رہیں گے اسلام سربلند رہے گا اور دینی سرگرمیاں پوری قوت سے جاری رہیں گی۔ ہندوستان میں علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت دین کی خدمت میں مدارس کا ایک جال پھیلا ہوا ہے، ہندونیپال کی سرحد پر رشدوہدایت اور تعلیم وتبلیغ کی عظیم درسگاہ **جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ** اسی سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر شمالی بہار میں سرگرم عمل ہے۔

ملت اسلامیہ کے ہمدردوں اور بہی خواہوں کے لیے ایک بڑی خوشی کا موقع ہے کہ تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داری جو پوری ملت اسلامیہ پر عائد ہے، اسی تناظر میں کوسی کمشنری، پورنیہ کمشنری اور بھاگلپور کمشنری میں دعوت وتبلیغ، کتابوں، پمفلٹوں اور حضرات اکابر علماء کرام کی تقاریر و دینی مجالس، علماء کی تربیتی کیمپ اور کانفرنسوں کے ذریعہ تحفظ ختم نبوت کا یہ کام **کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند** کے زیرنگرانی **جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ** نے پوری تندہی کے ساتھ انجام دیا، جس سے ان تینوں کمشنریز کے مسلمان الحمدللہ دینی ڈگر پر ہی نہیں، بلکہ بڑی تعداد میں وہ لوگ جو اپنی ناخواندگی اور معیشت کی تنگی کی بناء پر قادیانی ہوگئے تھے دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر لوٹ آئے۔ **فجزاء ھم اللّٰہ خیر الجزاء۔**

درآں حالیکہ کوسی ندی کے قہر (سیلاب) نے اس علاقے کے لوگوں کی معیشت کو تباہ و برباد کردیا ہے، خبررساں ایجنسی یو این آئی کے مطابق ۳ کروڑ سے زائد افراد متاثر ہوئے، جبکہ ۴۰ لاکھ لوگ بے گھر ہوئے اور تقریباً ۹ ہزار گاؤں متاثر ہوئے جب کہ ۱۵۹۶ گاؤں بہہ گئے۔ اس ہولناکی کو دیکھ کر امت کے دردمندوں نے ان کا تعاون بھی کیا، اس کے باوجود آج بھی بڑی تعداد میں یہاں کے لوگ معاونت کے محتاج ہیں۔ اللہ انھیں اس کا بہترین بدلہ دے۔ آمین

قابل ذکر ہے کہ جامعہ کی خدمات کا دائرہ روز بروز بڑھتا جارہا ہے، جس کی وجہ سے صرفہ

میں بھی غیرمعمولی اضافہ ہورہا ہے۔ 2009-2008 میں جامعہ کے اخراجات چورانوے لاکھ باسٹھ ہزار تین سو ایک (Rs. 94,62,301.00) روپے سالانہ سے زیادہ ہے۔ جامعہ کے احاطے میں ایک عظیم الشان "**جامع امام قاسم**" (مسجد) زیرتعمیر ہے جو سولہ ہزار اسکوائر فٹ ہے۔ چھت کی ڈھلائی کا کام باقی ہے۔ اس کے علاوہ "**رواق الیاس**" کی دوسری و تیسری منزل کی تعمیر کا کام بھی باقی ہے، جبکہ جامعہ میں طلبا کی بڑھتی ہوئی تعداد اراساتذہ اور مہمانان رسول کی رہائش کچے کمروں اور ٹین کے شیڈوں میں ہے، جو موسم کے اعتبار سے تکلیف کا باعث ہے اسی کے پیش نظر "**مرکز الامام ابی الحسن علی الندوی**" کے نام سے ایک عمارت کا سنگ بنیاد حضرت اقدس مولانا سعید الرحمٰن الاعظمی مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے علاوہ ڈیڑھ درجن علماء کرام کے ہاتھوں رکھا جاچکا ہے تاکہ اساتذہ اور طلبا کو رہائش اور درسگاہوں میں سہولت ہو، جس میں کثیر رقوم کا صرفہ آئے گا، جوان شاءاللہ حضرات معاونین کے تعاون سے جلد ہی پورا ہونے کی توقع ہے۔ نیز زمانے کے حالات کو دیکھتے ہوئے ارباب جامعہ نے ایک کوسی ہیومن انٹرکالج (Kosi Human Enter College) اور "**زکریا ہاسپیٹل**" کے قیام کا بھی فیصلہ کیا ہے، جو اہل ثروت کے لیے سنہری موقع ہے، لہٰذا جامعہ کے اخراجات اور بجٹ کی تکمیل اور تعلیمی وتعمیری منصوبوں کو پورا کرنے کے لیے آپ سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے اور گزارش ہے کہ اس دینی مشن کو تقویت واستحکام بخشنے کے لیے ہر ممکنہ تعاون فرمائیں۔ اللہ ہمارا اور آپ کا حامی وناصر ہے۔ الحمدللہ جامعہ کو حضرت اقدس مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری نواسہ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلوی مہاجر مدنیؒ امین عام جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کی سرپرستی حاصل ہے۔ **وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللّٰہ ھو خیرا و اعظم اجرا۔**

مفتی محفوظ الرحمٰن عثمانی

بانی ومہتمم جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ

مدھوبنی، سپول، بہار (الہند)

Nikhilesh Jha
The writer is joint secretary, CSIR

IT WAS gracious of the PM to declare Kosi floods a "national calamity" after an aerial survey of the vast area of the vast area reeling under the fury of Kosi. Since if suddenly changed its course after breaching its embankment in Nepal on August 18, Kosi has moved 120 km eastward, inundating huge tacks of low land in hundreds of villages across a large number of districts in east Bihar. The Central government has also pledged na immediate assistance of Rs 1,000 crore as well as 1.25 lakh tones of foodgrain to the Bihar government in order to tackle the calamity in right earnest.

Going back a few decades in the history, can one imagine that the Central government in 1956 had conceived of a plan to construct a dam on the Kosi at Barahkshetra in Nepal at an estimated cost of Rs 100 crore? Apart from controlling the flood, th dam was expected to irrigate 1.25 million hectares of land and produce 3,300 MW of electricity.

The project was eventually shelved, apparently due to cost factor.

Bihar has the distinction of being the most flood-affected state of the country, accounting or about 17 per cent of the flood-prone area of the country. Even if we discount the loss of infrastructure and crops costing thousands of crores of rupees, the tragedy affecting the lives of people and cattle can not and should not be discounted. It is not only the loss of lives, bout the uprooting, the separation from near and dear ones, the trauma and uncertainties faced by children and uncertainties faced by children and the washing away of the lifelong earnings of poor families, which constitute the tragedy. If there is an agreement on this aspect of tragedy, we should analyse whether, if a solution is available, the government should have tried that, whatever the cost? Especially if people know that the disaster affecting them could have been averted if timely measures were taken.

Embankment is only a temporary solution, especially for a river that brings in al lot of silt. Scientists and hydrologists all over the world agree that flood can be controlled only if there is control of discharge. Embankments can at best prevent water from spreading. However, if there is heavy silting (as is the case with Kosi), it puts pressure on the river's spurs and embankment at Kusaha is no disaster. If the breach which is growing by over 200 meters a day, reaches the Bhimnagar barrage which is only 12 km away, and the barrage which crossed its estimated life span of 30 years some 22 years back gives in, it will be a real calamity. Paradoxically, when the idea of dam construction was droped, construction of Kosi Barrage, following an agreement between India and Nepal), with embankments below and above the barrage was taken up as a temporary measure. The

effort could not take off beyond construction and repair of embankments year after year for several reasons. One main reason was a lack of agreement between the government of Nepal and India. It needs to be appreciated that there is no international convention regulating water-sharing between upper and lower riparian states and therefore a bilateral agreement between two countries, where the upper riparian country has obviously an upper hand, needs to be reached with lot of groundwork. Somehow, this could never happen. It is estimated that in 1954, when the state had 160 km of embankment, the flood prone area was only 2.5 million hectares. In 2002, the embankment is 3,430 kms and the flood prone area has gone up to 6.88 million hectares.

It is believed that when the case of prioritization of projects was being considered by Pandit Nehru due to fund constraints, Pratap Singh Kairon turned out to be more convincing that Srikrishna Singh, and therefore Bhakra Nagal Project was taken up in preference to Barahkshetra. Bihar lost its race to Punjab in becoming the granary of the country. The long term consequence of that one decision is more telling - from being among the top three states of the country in terms of per capita income and administration in the early '50s, Bihar has languished at the bottom of the ladder for decades. We need to understand why a serious effort has not been made to address the issues. The financial losses caused due to recurring devastation, coupled with the hundreds of crores of rupees spent on embankments year after year, would easily set aside the financial problem theory. Even though the immediate cause of the present disaster is the negative approach of the Nepal government, in that it allowed (or encouraged?) local resistance to the repair work that was being attempted by Bihar engineers to plug the breach at

Kusaha in Nepal, relations have been sufficiently cordial, so as not to frustrate a project that would benefit both countries.

Of the Himalayan component of the National Perspective Plan prepared by the National Water Development Agency (NWDA), 6 river links are directly related to Bihar. These are Kosi-Mechi, Kosi-Ghagr, Chunar-Sone Barrage, Sone Dam - Southern tributaries of Ganga, Gandak-Ganga and the Brahmaputra-Ganga (Manas-Sankosh-Teesta-Ganga) link canal. As part of the project, a multi-purpose high dam across river Kosi is proposed near the village Barahkshetra in Nepal. Besides the high dam, a barrage across Kosi river is also planned near village Chatra, 10-12 km below the dam, to transfer water to Mechi river through the Kosi-Mechi link canal. The Barahkshetra dam, the Chatra barrage and the Kosi-Mechi link will not only control the danger of recurrent floods, they will also bring in much needed prosperity to Nepal and plains of east Bihar through irrigation and hydro-power supply.

Let the present devastation catalyse the decision to undertaken the projects which have been deferred for decades, especially because there is a potential to turn the state around in one go. The sympathy factor stemming from human tragedy and the backlash generated against Nepal can be leveraged to expedite these projects.

The Indian Express New Delhi
Tuesday September 2, 2008

❁❁❁❁